سورة ق

آيات ۳۴-۴۵

ادْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ط ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي
الْبِلَادِ ط هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ
أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ قلے وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ج ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ
وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ لا ﴿٤١﴾ يَوْمَ
يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ط ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ
وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ لا ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ط ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا
يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ قف فَذَكِّرْ
بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ع ﴿٤٥﴾

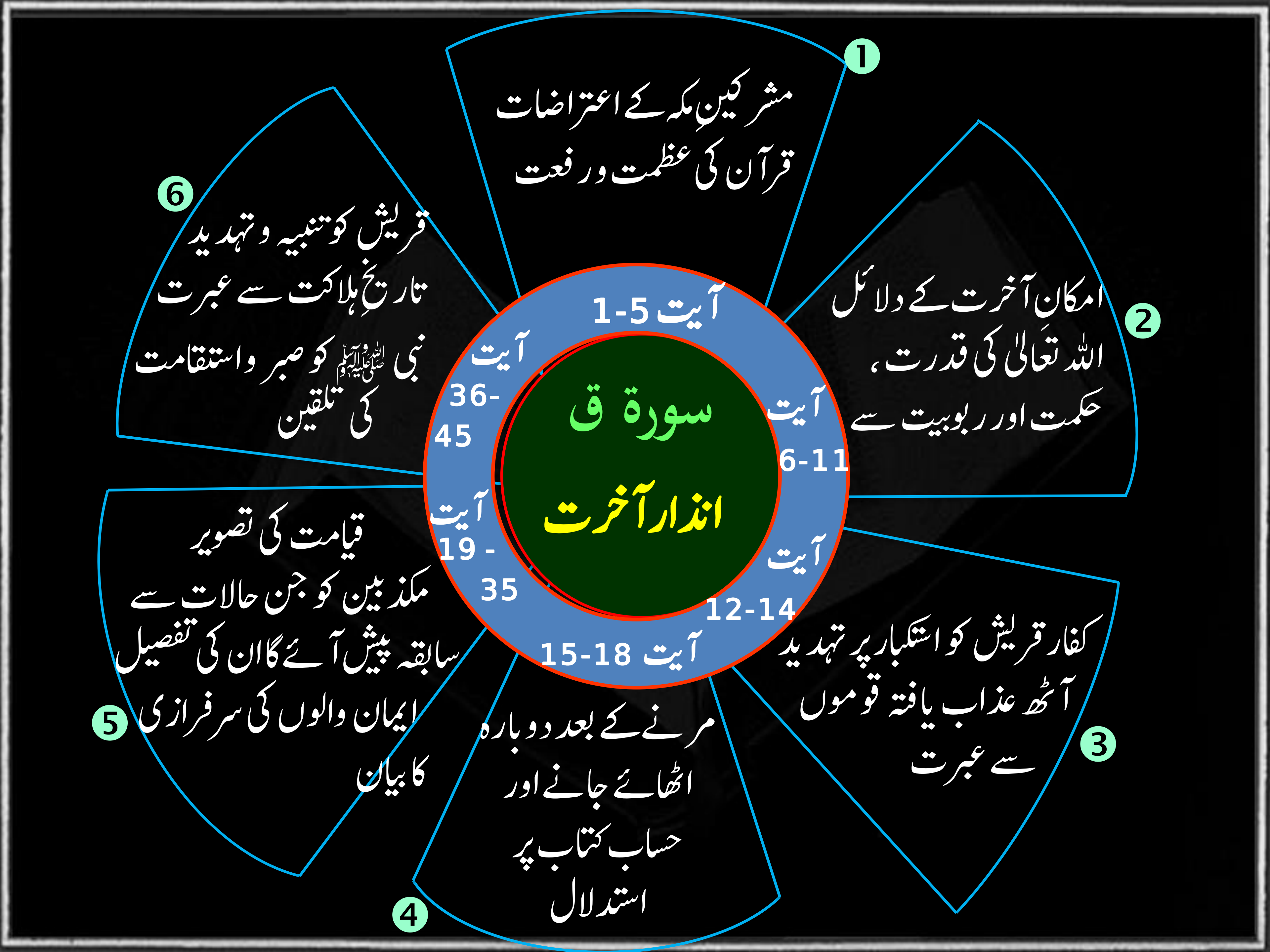
سورة ق
انذار آخرت
1
آیت 1-5
مشرکینِ مکہ کے اعتراضات
قرآن کی عظمت و رفعت
2
آیت 6-11
امکانِ آخرت کے دلائل
اللہ تعالیٰ کی قدرت،
حکمت اور ربوبیت سے
3
آیت 12-14
کفار قریش کو استکبار پر تہدید
آٹھ عذاب یافتہ قوموں
سے عبرت
4
آیت 15-18
مرنے کے بعد دوبارہ
اٹھائے جانے اور
حساب کتاب پر
استدلال
5
آیت 19 - 35
قیامت کی تصویر
مکذبین کو جن حالات سے
سابقہ پیش آئے گا ان کی تفصیل
ایمان والوں کی سرفرازی
کا بیان
6
آیت 36-45
قریش کو تنبیہ و تہدید
تاریخِ ہلاکت سے عبرت
نبی ﷺ کو صبر و استقامت
کی تلقین

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ

ادْخُلُوْهَا - تم داخل ہو جاؤ اس میں

بِسَلٰمٍ - سلامتی کے ساتھ

ذٰلِكَ - یہ ہے

يَوْمُ الْخُلُوْدِ - ہمیشہ رہنے کا دن

لَهُمْ مَّا - ان کے لیے ہوگا وہ جو

يَشَآءُوْنَ فِيْهَا - وہ چاہیں گے اس میں

وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ - اور ہمارے پاس ہے مزید بھی

خَلَدَ يَخْلُدُ خُلْدًا وخُلُودًا

ہمیشہ رہنا، دوام ہونا

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا
یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾

(ان سے کہا جائے گا) داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں
سلامتی کے ساتھ - ہمیشگی کا دن ہے وہاں ان کے لیے وہ
سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے، اور ہمارے پاس مزید بھی ہے

"Enter ye therein in Peace and Security; this is a Day of Eternal Life!" There will be for them therein all that they wish,- and more besides in Our Presence.

محمد اقبال

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ

پچھلی آیات میں مذکور صفات کے حاملین کا اعزاز

- ان سے کہا جائے گا کہ اس جنت میں داخل ہو جاؤ سلام کے ساتھ
- سلام قرآن میں دو معنی میں - ایک سلامتی (Peace) ، اور دوسرا اصطلاحی سلام (Salutation) جسے ہم آپس میں ملتے ہوئے زبان سے ادا کرتے ہیں
- اس جنت میں داخل ہو جاؤ کامل سلامتی کے ساتھ، ہر اندیشے سے بے خوف ہو کر۔ یعنی نہ اس میں تمہارے لیے ماضی کا کوئی پچھتاوا ہوگا اور نہ مستقبل کا کوئی اندیشہ۔ ابدی راحتوں کا جو وعدہ تم سے کیا گیا تھا یہ اس کا ایفاء کیا جارہا ہے
- اہل جنت کو جنت میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کریں گے اور یہ ایک ایسا انعام ہے دنیا میں جس کی مثال ممکن نہیں۔
- بلکہ ان کی خواہشات ختم ہونے کے بعد بھی اللہ کے پاس ان کے لیئے بہت کچھ

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَنَقَّبُوۡا فِى الۡبِلَادِؕ هَلۡ مِنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۶﴾

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا - اور کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے

قَبۡلَهُمۡ - ان سے پہلے

مِّنۡ قَرۡنٍ - قومیں (لوگ)

هُمۡ اَشَدُّ - وہ تھے زیادہ سخت

مِنۡهُمۡ - ان سے

بَطۡشًا - پکڑ میں　　بطش کوئی چیز زبردستی لے لینا ، پکڑنا

- وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ (الشعراء)
- إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (البروج)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِى الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾

فَنَقَّبُوْا - تو انہوں نے بھاگ دوڑ کی   مادہ ۔ ن ق ب

- یہ مادہ تین معنی میں ١- دیوار میں سوراخ کرنا، نقب لگانا ٢ - بھاگ دوڑ کرنا (معنوی نقب زنی) ٣- قوم کا سردار / نمائندہ
- نَقَّبَ يُنَقِّبُ ، تَنْقِيْبًا گشت کرنا، گھومنا .... (II)
- نقیب : کسی قوم کا سردار۔ جوانکے حالات سے واقف اور نگرانی بھی کرے
- اردو میں ۔ نقب ، نقاب (جس میں دیکھنے کے لیئے سوراخ) ، منقبت (تعریفی نظم ۔ بڑائی بیان کرنا)، نقیب

فِى الْبِلَادِ - شہروں میں

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ - کیا ہے کوئی بچنے کی جگہ   محیص ۔ پناہ گاہ

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا
فَنَقَّبُوۡا فِى الۡبِلَادِ ؕ هَلۡ مِنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۶﴾

ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو
قوت میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں پس وہ گھومتے رہے
شہروں میں کیا عذاب الٰہی سے انہیں کوئی پناہ گاہ ملی

But how many generations before them did We destroy (for their sins),- stronger in power than they? Then did they wander through the land: was there any place of escape (for them)?

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۗ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾

قریش کو تنبیہ

- ذرا سنو تو ! انسانی تاریخ میں امم سابقہ کے ساتھ کیا ہوتا رہا ہے ؟
- یہ مکہ کے سردار اور ان کی قوت کیا چیز ہے اللہ اس سے پہلے قوم عاد و ثمود اور قوم فرعون کو تباہ کر چکا ہے جو قدو کاٹھ، قوت و طاقت، مال واسباب اور تعداد کے اعتبار سے ان سے کہیں زیادہ تھے
- اِن کو یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ جب اللہ کا عذاب آیا تو کیا اُن کی وہ طاقت ان کو بچا سکی ؟ اور کیا دنیا میں پھر کہیں ان کو پناہ مل سکی ؟ اب آخر تم کس بھروسے پر یہ امید رکھتے ہو کہ خدا کے مقابلے میں بغاوت کرکے تمہیں کہیں پناہ مل جائے گی ؟

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ - بیشک اس میں ہے

لَذِكْرَىٰ - یقیناً بڑی نصیحت

لِمَن كَانَ - اس کے لئے

لَهُ قَلْبٌ - جس کا دل ہو (تفقہ والا) (سلیم)

أَوْ أَلْقَى - یا وہ ڈالے (لگائے)

السَّمْعَ - کان (بات پر)

وَهُوَ شَهِيدٌ - اور وہ ہو حاضر (متوجہ)

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَہٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَ
ہُوَ شَہِیۡدٌ ﴿۳۷﴾

بیشک اس میں عبرت ہے اس شخص کے لیے جس کے پاس
دل ہو یا جو کان لگائے متوجہ ہو کر

Verily in this is a Message for any that has a heart and understanding or who gives ear and earnestly witnesses (the truth).

محمد اقبال

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾

- سابق امتوں کی اس تاریخ میں زبردست نصیحت ہے۔ لیکن یہ صرف اس شخص کے لئے ہے جو دل و دماغ رکھتا ہو ۔ یا جس کے اندر سننے کی صلاحیت زندہ ہو کہ جب اس کو بتایا جائے تو وہ اس کو سن سکے
- دل بینا بھی کر خُدا سے طلب   آنکھ کا نُور دل کا نُور نہیں
- لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (7/179)
- **شهید** یہاں اس شخص کے معنی میں جو حضور قلب رکھتا ہو
- ان مواعظ سے کون نصیحت حاصل کر سکتا ہے ۱- جو عقل و ہوش کا حامل اور مسائل کا تحلیل و تجزیہ کر سکتا ہے **یا** ۲- جو حضور قلب کے ساتھ اس نصیحت کو سنتا ہے اور اس کی رہنمائی میں حقائق کو معلوم کرتا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا - اور یقینا پیدا کیا ہم نے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ - آسمانوں کو اور زمین کو

وَ مَا بَیْنَهُمَا - جو ان دونوں کے درمیان ہے

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ - چھ دنوں میں

وَّ مَا مَسَّنَا - اور نہیں چھوا ہم کو　　مَسَّ یَمَسُّ : چھونا

مِنْ لُّغُوْبٍ - ذرا سی بھی تھکان نے

- لَغَبَ یَلغَبُ ، لَغْبًا و لُغُوبًا　کام کی زیادتی سے تھک جانا
- لَا یَمَسُّنَا فِیهَا نَصَبٌ وَلَا یَمَسُّنَا فِیهَا لُغُوبٌ ۳۵/۳۵

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ۖ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾

اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے
سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا، اور ہمیں کوئی تکان لاحق
نہیں ہوئی

We created the heavens and the earth and all between them in Six Days, nor did any sense of weariness touch Us.

محمد اقبال

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾

معاد پر مختصر عقلی دلیل

- اللہ نے اس عظیم کائنات کو نہایت آسانی کے ساتھ پیدا کر دیا۔ مُردوں کا زندہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے
- چھ دنوں سے مراد۔ یہ دنیا کے شب و روز نہیں بلکہ تخلیقِ کائنات کے چھ ادوار ہیں
- ان ادوار میں تخلیقِ کائنات کی تکمیل کی مصلحتیں اور حکمتیں اللہ ہی کو معلوم
- البتہ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کائنات ازخود وجود میں نہیں آئی
- اور نہ کسی کھلنڈرے کی تفریح کا نتیجہ ہے بلکہ چھ ادوار میں اس کی تخلیق اس کے اہتمام اور اس کی مقصدیت کی طرف اشارہ ہے
- تو یہ کیسے ممکن کہ اس کے بامقصد ہونے کے باوجود ایک دن ایسا نہ آئے جب انسانوں سے پوچھا جائے کہ تم نے اس مقصد کے مطابق زندگی گزاری یا نہیں

فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ‌ۚ ﴿۳۹﴾

فَاصۡبِرۡ - تو آپ صبر کریں

عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ - اس پر جو یہ کہتے ہیں

وَسَبِّحۡ - اور پاکیزگی بیان کریں

بِحَمۡدِ رَبِّكَ - اپنے رب کی حمد کے ساتھ

قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ - سورج کے طلوع ہونے سے پہلے

وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ - غروب ہونے سے پہلے

فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ
الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ﴿ۚ۳۹﴾

پس اے نبی ! جو کچھ یہ کہتے ہیں ان پر صبر کیجیے، اور اپنے
رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیے طلوعِ آفتاب
اور غروب آفتاب سے پہلے

Bear, then, with patience, all that they say, and celebrate the praises of thy Lord, before the rising of the sun and before (its) setting.

محمد اقبال

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ﴿٣٩﴾

دعوت حق کے راستے کے لوازمات

- دعوت دین کا راستہ تو مشکلات، آزمائشوں اور دل شکن حالات سے عبارت ہے۔ معلوم انسانی تاریخ تو اس پہ شاہد ہے
- اس آیت میں وہ عظیم نسخہ بتایا گیا جس پر چل کر انسان استقامت کے ساتھ دعوت کے کام کو جاری رکھ سکتا ہے۔
- اس کی نصیحت آپ ﷺ کو کی گئ اور اسی راستے کا سبق امت کو بھی:
- "کہ دعوت حق کی راہ میں اسے خواہ کیسے ہی دل شکن اور روح فرسا حالات سے سابقہ پیش آئے، اس کی کوشش کا کوئی نتیجہ نکلتا بھی نظر نہ آئے، پھر بھی وہ پورے عزم کے ساتھ زندگی بھر کلمہ حق بلند کرنے اور دنیا کو خیر کی طرف بلانے کی جدوجہد جاری رکھے"

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ ﴿۳۹﴾

- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی - آپ رنجیدہ نہ ہوں، صبر و تحمل سے کام لیجیئے اور اپنے رب کی حمد و ثنا اور تسبیح کے ذریعے سے قوت حاصل کیجئے
- رب کی حمد اور اس کی تسبیح سے مراد یہاں نماز ہے
- طلوع آفتاب سے پہلے۔ " فجر کی نماز ہے " غروب آفتاب سے پہلے " دو نمازیں ہیں، ایک ظہر، دوسری عصر "۔ رات کے وقت۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں اور تیسری تہجد بھی رات کی تسبیح میں شامل ہے۔
- سجدے سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح " سے مراد ذکر بعد الصلوٰۃ بھی ہو سکتا ہے اور فرض کے بعد نفل ادا کرنا بھی
- ذکر سے مقصود چند مخصوص الفاظ کو زبان سے گزار دینا نہیں ہے بلکہ اصل مقصود ان معانی کو ذہن میں تازہ اور مستحکم کرنا ہے جو ان الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں، اس لیے جو بھی ذکر کیا جائے اس کے معنی اچھی طرح یاد کر لینے چاہئیں اور پھر معنی کے استحضار کے ساتھ ذکر کرنا چاہیے

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾

وَمِنَ الَّيْلِ - اور رات میں سے

فَسَبِّحْهُ - پھر آپ تسبیح کریں اس کی

وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ - اور پیچھے (بعد) سجدوں کے بھی

○ دُبر کی جمع اَدْبَارَ بمعنی پیٹھ / پیچھے

وَاسْتَمِعْ - اور دھیان سے سنو سَمِعَ يَسْمَعُ سننا

○ اِستَمَعَ يَسْتَمِعُ ، اِسْتِمَاعًا دھیان اور توجہ سے سننا (VIII)

○ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْءَانُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ.... ۷/۲۰۴

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ﴿۴۱﴾

يَوْمَ - (اس دن کی بات) جس دن

يُنَادِ - پکارے گا يُنَادِ دراصل يُنَادِی ہے - یہاں اس کی یا گری ہوئی ہے

- نَادَىٰ يُنَادِي ، نِداءً ومُنَاداةً پکارنا، آواز دینا (III)
- مُنَادِ پکارنے والا (فاعل)

- یوم التناد : پکار کا دن (جس دن پکار مچے گی)

الْمُنَادِ - پکارنے والا

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ - ایک قریب والی جگہ سے

وَ مِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَ اَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ ﴿۴۰﴾ وَ اسۡتَمِعۡ يَوۡمَ
يُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّكَانٍ قَرِيۡبٍۙ ﴿۴۱﴾

اور رات کے وقت پھر اس کی تسبیح کیجیے، اور سجدوں سے
فارغ ہونے کے بعد بھی۔ اور ذرا توجہ سے سنو! جس دن
ایک پکارنے والا ایک قریبی جگہ سے پکارے گا

And during part of the night, (also,) celebrate His praises, and (so likewise) after the postures of adoration. And listen for the Day when the Caller will call out from a place quiet near

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾

قیامت کو مستحضر رکھنے کی ہدایت

- ایک مومن کی اصل شناخت یہ ہے کہ اس کے دل و دماغ پر اس بات کا گہرا اثر رہتا ہے کہ ایک نہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔
- جس دن پکارنے والا پکارے گا، تو یوں محسوس ہوگا کہ وہ کان میں پکار رہا ہے
- جہاں کہیں بھی کوئی شخص موت کا شکار ہوا دنیا کے کسی خطے میں، زمین پر یا کسی دریا یا سمندر میں وہیں وہ پکارنے والے کی پکار سنے گا
- ممکن ہے اس سے مراد نفخ صور ہو۔ پورے کُرَّہِ ارض پر یہ آواز اس طرح گونجے گی کہ ہر شخص اسے اپنے کانوں کے قریب محسوس کرے گا اور سمجھے گا کہ مجھ ہی کو متوجہ کیا جارہا ہے۔

يَّوۡمَ يَسۡمَعُوۡنَ الصَّيۡحَةَ بِالۡحَقِّ‌ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ ﴿۴۲﴾

يَّوۡمَ - جس دن

يَسۡمَعُوۡنَ - وہ سنیں گے

الصَّيۡحَةَ - چنگھاڑ کو چیخ، کڑک، ہولناک آواز

- ایسی آواز جس سے دل دہل جائیں- دھماکہ خیز آواز
- فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ 15/73 آخرکار پو پھٹتے ہی اُن کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا

بِالۡحَقِّ - حق کے ساتھ

ذٰلِكَ - یہ ہوگا

يَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ - نکلنے کا دن

يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝۴۲

جس دن وہ سنیں گے اس چیخ کو ٹھیک ٹھیک، وہ دن مردوں کے نکلنے کا دن ہوگا

The Day when they will hear a (mighty) Blast in (very) truth: that will be the Day of Resurrection.

محمد اقبال

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ اِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ ﴿۴۳﴾

اِنَّا نَحۡنُ - بیشک ہم

نُحۡیٖ - (ہم ہی) زندگی دیتے ہیں

وَ نُمِیۡتُ - اور ہم (ہی) موت دیتے ہیں

وَ اِلَیۡنَا - اور ہماری طرف ہی ہے الۡمَصِیۡرُ - لوٹنا

- قبروں سے خروج کی دلیل - چونکہ زندگی اور موت بخشنے والا اللہ تعالیٰ لہٰذا دوبارہ زندہ کرنے کا اختیار بھی اسے ہی ہے زندگی کی ابتدا بھی اسی کی طرف سے اور اختتام اور رجوع بھی اس کی طرف
- وہی مسافر سے پوچھے کہ بتا زندگی کیسے گذاری، میری نعمتوں کے ساتھ کیا کیا

يَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡهُمۡ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشۡرٌ عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ ﴿۴۴﴾

يَوۡمَ - جس دن

تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ - پھٹ پڑے گی زمین

عَنۡهُمۡ - لوگوں (کے اوپر) سے

سِرَاعًا - (تو وہ نکلیں گے) جلدی کرتے ہوئے

ذٰلِكَ حَشۡرٌ - یہ اکٹھا کرنا (حشر)

عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ - ہم پر آسان ہے

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ
الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾

بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں، اور ہماری ہی
طرف لوٹنا ہوگا۔ جس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی اور وہ تیزی
سے نکل پڑیں گے یہ (سب کا) جمع کردینا ہمارے لیے بہت آسان ہے

Verily it is We Who give Life and Death; and to Us is the Final Goal- The Day when the Earth will be rent asunder, from (men) hurrying out: that will be a gathering together,- quite easy for Us.

محمد اقبال

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ ﴿۴۵﴾ ع

نَحۡنُ اَعۡلَمُ - ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں

بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ - جو وہ کہتے ہیں

وَمَاۤ اَنۡتَ - اور نہیں ہیں آپؐ

عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ - ان پر جبر کرنے والے

فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ - تو آپ یاد دہانی کراتے رہیں قرآن کے ذریعے

مَنۡ يَّخَافُ - اس کو جو ڈرتا ہے

وَعِيۡدِ - میری وعید سے

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِجَبَّارٍ ۟ قف
فَذَکِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ یَّخَافُ وَعِیۡدِ ﴿۴۵﴾ ع

(اے نبیؐ) ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اور آپ ان پر کوئی زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔ پس آپ تذکیر کرتے رہیے اس قرآن کے ذریعے سے ہر اس شخص کو جو میری وعید سے ڈرتا ہے۔

We know best what they say; and thou art not one to overawe them by force. So admonish with the Qur'an such as fear My Warning!

محمد اقبال

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ ﴿۴۵﴾

آپ ﷺ کو تسلی اور کفار کو دھمکی

- آپؐ اور آپؐ کی دعوت پر جس طرح کی باتیں یہ بناتے ہیں جس طرح ہر بات میں آپ کا مذاق اڑاتے اور آپؐ پر الزامات کے طوفان باندھتے ہیں ان میں سے کوئی بات ہم سے مخفی نہیں ہے۔ ہم ان کی باتوں کو خوب جانتے ہیں
- ایک دن ہم ان سے خود نبٹیں گے۔ آپؐ کو اس میں غم کھانے کی ضرورت نہیں- آپؐ صبر سے اپنا کام کرتے جایئے اور ان کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیئے
- ہم نے آپ کے ذمہ یہ کام نہیں لگایا کہ آپ زبردستی ان کو مومن بنائیں۔ اور اگر یہ ایمان نہ لائیں تو آپ سے اس کی پرسش ہوگی۔ آپ کا کام صرف تذکیر و دعوت ہے۔ (یہ بات حضور ﷺ کو مخاطب کرکے کفار کو سنائی جارہی ہے)

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

- اس تذکیر کے لیئے ہم نے آپ ﷺ پر ایک نہایت جامع کتاب نازل کی ہے، وہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے، آپ اسی کے ذریعے سے ان لوگوں کو نصیحت کریں
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر ہدایت دی جارہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغ و تذکیر، انذار و تبشیر اور لوگوں کے تزکیہ نفس کا ذریعہ قرآن ہی کو بنائیں
- اس حکم کے مقابلے میں آج امتِ مسلمہ کی مجموعی حالت۔ مسلمانوں نے خود کو قرآن سے بالکل ہی بے نیاز کرلیا ہے اور دعوت و تبلیغ، وعظ و نصیحت اور تربیت و تزکیہ کے دیگر ذرائع اختیار کر لیے ہیں
- بزرگوں کی باتیں، خانقاہیں، سلسلہ ہائے تصوف، قصے کہانیاں

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

☆ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ 3/164

☆ انذار اور تبشير

☆ تبليغ اور تذكير

☆ موعظت اور نصيحت

☆ تعليم اور تربيت

☆ تزكيه اور تصفيه

☆ تطهير اور تعمير

اسی کتاب
قرآن مجید
کے ذریعے
سے

فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ ﴿۴۵﴾

قران سے ہمارا رویہ

بحیثیتِ فرد .... انفرادی حالت

بحیثیتِ قوم .... امت مسلمہ کی کیفیت

بحیثیتِ مجموعی قران سے اغماض، اعراض، دوری اور مہجوری

وَمَنۡ أَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِی فَإِنَّ لَهُ مَعِیشَةً ضَنكًا وَنَحۡشُرُهُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ أَعۡمَى ○

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّ
هُدًى وَّرَحْمَةً ، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنَا مِنْهُ مَا نَسِيْنَا وَعَلِّمْنَا مِنْهُ
مَا جَهِلْنَا ، وَارْزُقْنَا تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ ،
وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اٰمِيْن

اے اللہ ہم پر قرآن کریم (کے توسط) سے رحم فرما اور اسے ہمارے لیئے امام
اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں
وہ ہمیں یاد کرا دے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلا دے اور ہمیں توفیق دے
کہ دن اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اور اس (قرآن) کو ہمارے
حق میں حجت بنا دے - آمین